

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ۝ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ۝ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي ۝ يَفْقَهُوا قَوْلِي ۝

جلد اول
2022

# مجموعۂ کلام

شاعرِ اہلبیت

## سید محمدنقی نقوی

www.youtube.com/@naqinaqvee





# ہو بیاں کیسے تری شان رسولِ عربی

ہے تری شان میں قرآن رسولِ عربی

نعت ہم لکھتے ہیں احسانِ ابو طالبؑ
نعت کے بانی ہیں عمرانؑ رسولِ عربی

ورنہ وہ بھاگ گئے ہوتے یہ خم سے لیکر
تیرے قبضے میں تھے پالان رسولِ عربی

اپنے روضے پہ بلا لیجے زیارت کے لئے
پورا کردیں مرا ارمان رسولِ عربی

نعت لکھنے کی مجھے بھی توفیق نقی ہوئی
آپ کا مجھ پہ ہے احسان رسولِ عربی

## کردے عطا مرے خدا، آج کے دن کی شام دو

کہتا ہے دل سناؤں میں، آج کے دن کلام دو

منبر لگاؤ آج دو، جشن کو احترام دو
آج سنیں گے منقبت، آن کے سب امام دو

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



دین بچانے کیلئے، جان لٹائی دونوں نے
کرگئے نبیوںؑ سے بڑھ کے، زینبؑ کے بیٹے کام دو

مولا حسنؑ حسینؑ نے، پالا لیکے گود میں
عونؑ و محمدؑ آپ پہ، کرتے ہیں فخر امام دو

عشق عیاں جہان میں، زینبؑ کے بیٹوں نے کیا
جنگ میں بھی گئے ہیں یہ، دیکھ لو گام گام دو

سیرت و شکل و بندگی، رعب و جلال و حوصلہ
عکسِ حسنؑ حسینؑ ہیں، زینبؑ کے لالہ فام دو
ساقی ہو آپ کا کرم، چاہئیں دو دو رنگ کے
جب بھی اٹھاؤں میں قلم، مدح کے پاؤں جام دو

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



تیر و تبرے کی شاہ کو، کیا ہیں ضرورتیں بھلا
کافی یزیدیوں کے ہیں، قتل کو ساتھ نام دو

شام ہر ایک شامی کی، کرب و بلا میں ہوگئی
کرگئے کفر میں ابھی، اطفال انہدام دو

دونوں جہاد کرتے ہیں، ہاتھوں میں تھامے نیمچے
کرگئے سارے کفر کا، طفل یہ اختتام دو

ایک میں عونؑ کی ثنا، اک میں محمدؑ آپ کی
آج کے دن کئے ہیں یوں، جشن کے اہتمام دو

جذبۂ عشق دیکھئے، ماموں پہ جاں لٹانے کا
ماں کو ہیں اک سلام میں، دیکھو نقیؔ سلام دو

میدان میں کیا جنگ لڑی عونؑ و محمدؑ

دیتے ہیں دعا نانا علیؑ عونؑ و محمدؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی



بن کر سرِ میدان جری عون و محمد
دشمن کئے فی النار کئی عون و محمد

اک بات پہ زینب نے نہ بہکی عون و محمد
ہاں مثلِ علی تیغ چلی عون و محمد

جاں کھلتے ہوئے قاسمِ و اکبر نظر آئے
اس گلشنِ ہستی کی کلی عون و محمد

سب دیکھ کے پیکار یہ کہنے لگے ہیں
دونوں ہی ہیں شاگردِ جری عون و محمد

ہاں معرکے کرتے ہوئے بن جاتے ہیں اکثر
شبیر کبھی شبیر کبھی عون و محمد
شاید انہیں شبر نے ہی تیّار کیا
جو بن گئے میداں میں علی عون و محمد

غازی سی وفا دیکھ کے یہ کہتی ہیں
زینب
تم دونوں پہ میں صدقے گئی عون و محمد

بھاگا پسرِ سعد یہ میدان سے کہہ کر
لے آئے قضا میری ابھی عون و محمد

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



لینے کو چلے حضرتِ قاسمؑ کا بدلا
میداں میں شجاعت کے دھنی ہیں عون و محمد

لڑتے ہوئے میدان میں جب دونوں کو دیکھیں
جعفرؑ بھی یہ کہتے دلیر ہیں علیؑ عون و محمد

بس مدحتِ زینبؑ میں سناؤ انھیں اشعار
آئے ہیں یہی سن کے نقی عون و محمد

منقبت لکھتا رہا ہوں میں خدا کی خاطر
اور لکھی حمدِ خدا آلِ عبا کی خاطر

آیتیں ڈھونڈیں اترنے کے بہانے اکثر
مدحتِ شاہ و حسن سبز قبا کی خاطر

آیا کرتے ہیں درِ فاطمہ زہرا پہ نبیؐ
چادرِ فاطمہ زہرا سلا شفا کی خاطر

جب فضا میں کبھی محسوس ہوئی مجھ کو گھٹن



آگیا زیر علم میں تو ہوا کی خاطر

مصطفیٰ آپ کے بیٹوں کی ثنا کرتا ہوں
میں نقی، فاطمہ زہرا کی رضا کی خاطر

العجل کی دعا پکار میں ہے
فاطمہ زہرا انتظار میں

جو بھکاری حسن کے لعل کا
بادشاہوں کی وہ قطار میں ہے

مولا آیا نہیں جواب تِرا
کیا عریضہ وہ رہگزار میں ہے

دوست شبیر کا حبیب جو
چودہ صدیوں سے انتظار میں ہے

کس طرح سے اسے بلائیں بھلا
وہ جو اللہ کے حصار میں ہے

ہے دعا کہ دیں فوج میں مولا
نام تیرا نقی شمار میں ہے

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



منافقوں پہ کریں گے وہ آکے وار بہت
علیؑ کی مثل چلائیں گے ذولفقار بہت

جو ایک بندگی صدیوں سے کرتے آئے ہیں
وہ ہے امامِ زمانہؑ کا انتظار بہت

بتولؑ ، شبیرؑ و سجادؑ ، باقرؑ و جعفرؑ
بنیں گے پانچوں کے اک دن حسین مزار بہت

امامِ عصرؑ کے آنے کو احترام میں خود
جبیں جھکائے ہے خوش بیتِ کردگار بہت

مِری دعاؤں میں اک العجل کی دل سے مِرے
قسم خدا کی نکلتی ہے یہ پکار بہت

چمکنے دین لگا آپ کے ظہور کے دن
عیاں یہ ہوگیا ہے آپ کا وقار بہت

چمن میں فاطمہ زہرا کے پھول کھِلنے لگے
نقیؔ ملی مہِ شعبان میں ہے بہار بہت

## آج یوں اہلِ عزا رونے لگے
آج شاہِ کربلا رونے لگے

دیکھ کر ماں پر مصائب اس قدر

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی



کیا ستم □□ مجتبیٰ□ رونے لگا

فاطمہ□□ کی پسلیوں کو دیکھ کر
اشک ِ خوں شیر ِ خدا□ رون□ لگا

قبر ِ ز□را و حسن کو دیکھ کر
یا الٰ□ی مصطفیٰ□ رونے لگا

ظلم کتنا بنت ِ احمد□ پر □وا
سوچ کرُکل انبیا□ رون□ لگ□

جب نقی شہ□□□ کا □وا بھائ شہ□ید
مرتضیٰ□ ب□ انت□ا رونے لگا

جاک□ میدان میں کیا حال کیا قاسم□ن□
خون س□ شامیوں کو لال کیا قاسم□ن□

مرتضیٰ، مجتبیٰ کی دکھا کر غازی بیت

کیا عیاں سورۂ زلزال کیا قاسم□ن□

بابا شبر□ ن□ جو بازو پہ تھا باندھا تعویز
اسی تعویز کو □□ ڈھال کیا قاسم□ن□

آک□ میدان میں بس اپنا بتا کر شجر□



ایک رستم کو یونہی زال کیا قاسمؑ نے

جیسے مرحب کا کیا شیرِ خداؑ نے بالکل
ویسے ارزق کا وہی حال کیا قاسمؑ نے

عکس بیعت کا دکھائی نہیں دیگا کبھی صاف
اس طرح آئینہ میں بال کیا قاسمؑ نے

آن کر غیض میں مقتل میں سرِ کرب و بلا
حملہ دادا کی ہی تمثال کیا قاسمؑ نے

ہوکہ پامال رہِ دینِ محمد میں نقی
لاشِ بیعت کو ہی پامال کیا قاسمؑ نے

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



جسے کسی کے بھی در سے نہیں ملی ہوگی
اسے حسین نے اولاد بخش دی ہوگی

دیا کوئی بھی بجھا دے تو ہوگی تیرہ شبی
مگر حسین بجھا دیں تو روشنی ہوگی

قطار میں نظر آئیں گے انبیاء سارے
جناں میں حضرتِ حر کی جو حاضری ہوگی

کبھی نماز میں لیکر علی کا نام بھی دیکھ
تِری نماز میں کچھ اور دلکشی ہوگی

ترستے ہوں گے سرِ آسمان اس کو ملک
زمیں پہ بزمِ شہِ دیں جو سجی ہوگی

خدا نے جس سے لئے بال و پر نقی اس کو
حسین ابنِ علی نے اڑان دی ہوگی
ترا عجیب ہی دشمن پہ وار ہے زینب
ہر ایک خطبہ ترا ذوالفقار ہے زینب

گئیں مدینے سے کہتی ہوئی یہ شام تلک

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



## حسینؑ ابن علیؑ پر نثار زینب

علی کے بیٹوں کا پہرہ ہے اس کے چاروں طرف
علی کی بیٹی ہے عالی وقار زینب

تمام گھر ہی لٹایا ہے تونے اس کے لئے
نبی کا دین ترا قرضدار زینب

ہر ایک دل میں بھی تعمیر کردیا تونے
جو شہیدوں کا کرب و بلا میں مزار ہے زینب

زمانہ کہتا ہے تجھ کو شریکة الشبیر
یوں شہید کے کاموں میں تو حصہ دار ہے زینب
ہیں پھول قاسم و عون و محمد و اکبر
چمن حسین کے ہیں اور تو بہار زینب

حسنؑ حسینؑ کے ہوتے ہوئیں زینتِ اب
یہ صرف آپ کو حاصل وقار ہے زینب

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



علی□ کی آنکھوں کی ٹھنڈکی و چین سرو کا
دلِ رسول□ کو تم س□ قرار زینب

پڑھیں جو غور س□ قرآں تو □و انھیں معلوم
خدا بھی آپ کا مدحت گزار □□ زینب

و□ انبیا□ □وں ک□ آیات یا فرشت□اوں
تمھار□ در پ□ □ر اک کی قطار □□ زینب

بس اک اشار□ س□ □ر چیز □و گئی ساکت
و□ لفظِ کن پ□ ترا اختیار □□ زینب
بغیر خون خراب□ ک□ مر گیا □□ یزید
تِر□ عجیب □ی خطبوں کی مار □□ زینب

نقی چلی □□ ی□ سالار بن ک□ جانبِ شام
اٹھائ□ ساتھ امامت کا بار □□ زینب

شاعرِ ا□لبیت
سید محمدنقی نقوی



# غاصبوں پر جہاں لعنت نہیں ہونے والی

وہاں نازل کبھی رحمت نہیں ہونے والی

ڈال کر قید میں ان کو یہ سمجھتا تھا یزید
بنتِ حیدر سے خطابت نہیں ہونے والی

بولے زینب سے کہ مجلس نہیں ہوگی شبّیر کی
اتنی کم ظرف کی جرأت نہیں ہونے والی

ثانیِ زہرا کے علاوہ تِرا دنیا میں کبھی
طرزِ حیدر میں خطابت نہیں ہونے والی

یہ ثنا ہم کو دل و جان سے بڑھ کر ہے نقی
مدحِ زینب میں رعایت نہیں ہونے والی

صدقہ ہے فقط آپ ہی کا ثانیِ زہرا
جو لکھیں گئیں شہزادی کی ثنا ثانیِ زہرا

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



دربارمیں خطبہ جو دیا ثانیِ زہرا
یاد آنے لگے شیرِ خدا ثانیِ زہرا

کرتی تھیں یہی ورد سدا ثانیِ زہرا
شبیرؑ پہ سو بار فدا ثانیِ زہرا

دیں آپ کے احسانوں کا یا ثانیِ زہرا
ہر دور ہی مقروض رہا ثانیِ زہرا

جب آپ کا اک خطبہ سنا ثانیِ زہرا
بےدینوں کو یاد آیا خدا ثانیِ زہرا

دشمن کے مکاں میں غمِ شبیر کی خاطر
کی مجلسِ شبیرؑ بپا ثانیِ زہرا
انداز میں حیدرؑ کے □□ کی گفتگو جس نے
ایک آپ ہیں اور ایک خدا ثانیِ زہرا

تھا شبرؑ و زہرا کی جو تحریر کا اک کام
تقریر سے وہ پورا کیا ثانیِ زہرا

خطبوں سے فنا اپنے ہی دشمن کو کیا □□
ہیں مثلِ حسن سبز قبا ثانیِ زہرا

جو لہجہ تھا معراج میں وہ آگیا اب یاد

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



خطبہ جو سرِ شام سنا ثانیِ زہرا

دشمن کو فنا کر دیا بن تیغ اٹھائے
یوں آپ بنیں فاطمہؑ یا ثانیِ زہرا

دیتے ہیں دعا کہ کہ یہ زینبؑ کو محمدؐ
دیں تم نے بچایا ہے مرِا ثانیِ زہرا
سورج بھی سرِ عرش نکلتا نہیں جب تک
اس کو نہ اشارہ ہو تِرا ثانیِ زہرا

جلتے ہوئے خیمے سے امامت کو بچایا
ہے آلِ محمدؐ کی بقا ثانیِ زہرا

ہاں آپ سے ہی امر میں اسلام کے شبیرؑ
بھی
کرتے ہیں سدا مشورہ یا ثانیِ زہرا

ہوتے ہوئے دو بیٹوں کے ہیں باپ کی زینت
یہ آپ کو ہی اوج ملا ثانیِ زہرا

بن جاتا ہے عباسؑ و علی اکبرؑ و قاسمؑ
جو آپ کی گودی میں پلا ثانیِ زہرا

اللہ رے زینبؑ کی فضیلت کو تو دیکھو

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی



یہ صرف لقب ہے ان کو ملا ثانیِ زہرا
سجادؑ نے دادا کی جھلک آپ میں دیکھی
جو بولنے کی دیکھی ادا ثانیِ زہرا

اس بیٹے کو بھی فاطمہ زہرا سے ملی ا
عباس نے پائی جو وفا ثانیِ زہرا

وعدہ تھا نبیؐ سے کیا شبیرؑ نے لیکن
پر تم نے اسے پورا کیا ثانیِ زہرا

خود بن کے اسیر آپ نے زندان میں آکے
محبس سے کیا دیں کو رہا ثانیِ زہرا

ظلمت کی ہواؤں میں کیا تم نے ہی
روشن
شبیرؑ کی مجلس کا دیا ثانیِ زہرا

آجائیں جگہ چھوڑ کے سادات کی جانب
اب نہر کو دے دیں جو صدا ثانیِ زہرا
یہ دونوں جہاں کہہ اٹھے سن کر تِرا
خطبہ
تم سے ہی ملی کرب و بلا ثانیِ زہرا

شبیرؑ کا خوں جب سے بہا کرب و بلا میں

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



وہ خاک ہوئی خاکِ شفا ثانیِ زہرا

خطبوں سے کریں کفر کو بےجان نہ کیونکر
ہیں خواہرِ شاہِ شہداء ثانیِ زہرا

جو آپ کو اور حضرتِ سجاد کو دیکھا
باقر نے بھی یوں خطبہ دیا ثانیِ زہرا

عاشور کے دن خیمہ شبیر کے نزدیک
غازی کی جگہ پہرہ دیا ثانیِ زہرا

پرداخت یہاں حیدر و جعفر کی عیاں ہے
دیکھی ہے جو بیٹوں کی وفا ثانیِ زہرا
سنتے ہیں بڑا صبر کیا حضرتِ ش[illegible] نے
پر آپ نے جو صبر کیا ثانیِ زہرا

حیدر نے یہ زینب سے کہا تھا نقی اک
دن
ہے تیری ولا عشقِ خدا ثانیِ زہرا

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



# خدا کے دین کا روشن جو نام کرتے ہیں

یہ کام صرف ہمارے امام کرتے ہیں

دکھا رہے ہیں کرشمے یہ کربلا میں حسین
شہید ہوکے سناں پہ کلام کرتے ہیں

یہ کہہ رہے ہیں جنابِ سعیدہ سے شبیر
ہم اب سے خلدِ بریں تیرے نام کرتے ہیں

ابھی ہی آئے ہیں یہ چھوڑ کر سپاہِ یزید
حسین حر کو علیہ السلام کرتے ہیں

جو خط حسین نے بھیجا کھول کر پڑھئے
حبیب آپ کو مولا سلام کرتے ہیں

گلے سے اپنے لگا کے، بنا کے اپنا سپاہ
حسین جون کا بالا مقام کرتے ہیں
خدا سے طور پہ موسیٰ کلام کرتے تھے
حسین نیزے پہ آکر کلام کرتے ہیں

یہ کربلا نے ہی ثابت کیا ہے کہ شبیر
نبی کے دین کے سارے مہام کرتے ہیں

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



نقی

حسنؑ کا نام پکارا نہیں ازل سے
حسینؑ بھائ کا یوں احترام کرتے ہیں

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



# دل میں رہ جائے گی حسرت نہیں ملنے والی

بنتِ حیدر کی حقیقت نہیں ملنے والی

جس میں زینب ترے بابا کی نہیں ہو مدحت
ایسی قرآن میں آیت نہیں ملنے والی

ثانیِ زہرا ہے حقیقت یہ کہ بعدِ زہرا
آپ سی صاحبِ عصمت نہیں ملنے والی

یہ ثنا ہم کو دل و جان سے بھی بڑھ کر ہے
مدحِ زینب میں رعایت نہیں ملنے والی

آگئی شام میں عباس کی شمشیر، یزید
اب تِری لاش سلامت نہیں ملنے والی

مانگ لے جو بھی تجھے چاہئے ان سے لیکن
تجھ کو شبیر سے بیعت نہیں ملنے والی
تجھ کو بی بی ہے ہوئی حاصل جو خدا کی نزدیک
ایسی نبیوں کو بھی عظمت نہیں ملنے والی

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



زینتِ اب ہیں یہ حسنینؑ کے ہوتے ہوئے بھی
ایسی ہر اک کو فضیلت نہیں ملنے والی

شام تک کرب و بلا سے ہمیں تاحشر نقی
جیسی زینبؑ نے کی محنت، نہیں ملنے والی



# علم دنیا کو دیا ہے قید میں

علم کا روشن دیا ہے قید میں

آپ□ س□ □اں رابطہ قید میں
حضرتِ بہلول کلا قید میں

راہِ حق پر لیکے آئے لوگوں کو
انتقام ایسا لیا ہے قید میں

مثلِ سجا د□ آپنے، زنجیر میں
سجدہ خالق کو کیا ہے قید میں

ظلم کاظم□ پر ہوئے میں کس قدر
طفلی میں دیکھا گیا ہے قید میں

یاد کر کے اپنے جد کی پیاس کو
ایک قیدی رو رہا ہے قید میں
مولا□ کروٹ بھی بدل سکتے نہیں
ظلم کتنا ہو رہا ہے قید میں

مجتبیٰ کی یاد آئی نقی
زہر ان کو جب دیا قید میں

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



کربلا سے کوفے تک مرتضیٰ سکینہؑ ہیں
مثلِ ثانیِ زہرا فاطمہ سکینہؑ ہیں

آکے نیزے پر سرورؑ جو کلام کرتے ہیں
شاہِ دیںؑ کی سانسوں کا سلسلہ
سکینہؑ ہیں

ساتھ میں تمہارے ہی شام تک چلے باقرؑ
آپ دینِ خالق کا آسرا سکینہؑ ہیں

خضرؑ اور عیسیٰؑ جو زندہ آج تک ہیں یوں
منقبت تمہاری وہ لکھتے کیا سکینہؑ ہیں

بولتے نقی دیکھا نیزے پر سوال آیا
مصطفیٰ کے بیٹے کی کیا بقا سکینہؑ ہیں

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی



# کس طرح کرے کون بیاں کیا ہے سکینہ

کافی ہے یہی دوسری زہرا ہے سکینہ

شبیر کا دل جس سے دھڑکتا شب و روز
شبیر پہ اللہ کا وہ تحفہ ہے سکینہ

آتی ہے تمھیں نیند فقط چھاتی پہ شہ کی
بستر تِرا شبیر کا سینہ ہے سکینہ

کرتا ہے شب و روز سلام آپ کو آکر
اک پنجہ جو غازی کے علم کا ہے سکینہ

منہ ڈھانپ لیا بالوں سے چادر جو نہیں ہے
کیسا تِرا بازار میں پردہ ہے سکینہ

زہرا کی طرح کیسے نہ تو ظلم سہا گی
آخر تمھیں زینب نے جو پالا ہے سکینہ

مانگا ہے نقی شب کی نمازوں میں اسے تو
خود سوچ لو شبیر کی کیا کیا ہے سکینہ

## سنائی شام میں جو حیدری آواز زینب نے

دکھایا شام کے دربار میں اعجاز زینب نے

یزیدی شام کے دربار میں سب ہوگئے گونگے

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



کیا ہے خطبوں کا اس طرح سے آغاز زینبؑ نے

سنا کے لہجۂ شیرِ خدا میں شام میں خطبہ
نظامِ ظلم روکا دے کے اک آواز زینبؑ نے

جہاں بھی جاتیں ہیں یہ ہر جگہ خطبہ سناتی ہیں
بتایا یوں یزیدوں کا جہاں میں راز زینبؑ نے

علیؑ دربار میں آئے لگا ہے شامیوں کو یہ
علیؑ کے لہجے کا اپنایا یوں انداز زینبؑ نے

ہیں جتنی دنیا، یوں روکا ہے اُن سب کے نظاموں کو
جو دی دربار میں اسخت کی اک آواز زینبؑ نے
جنابِ مرتضیٰؑ کی ہیں یہ زینت، بیٹوں کے ہوتے
فقط اللہ جانے پایا کیا اعزاز زینبؑ نے

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



حسینؑ و قاسمؑ و عباسؑ و اکبرؑ آئیں اس میں

کیا شعبان کا ایسا نقی آغاز زینبؑ نے



# قدم با قدم ہم ارم دیکھتے ہیں

تقیؔ کا جو نقشِ قدم دیکھتے ہیں

نقیؔ بس اٹھاؤ قلم، دیکھتے ہیں
محمد تقیؔ کے کرم دیکھتے ہیں

لگا، ہوگیا ہم کو دیدارِ جنت
محمد تقیؔ کا حرم دیکھتے ہیں

ملائک خدا کے یہ سجدوں کی خاطر
محمد کے نقشِ قدم دیکھتے ہیں

ازل سے رہے ساتھ حق کے ہیں مولا
نہ شاہی نہ جاہ و حشم دیکھتے ہیں

تقیؔ کے گداوں کا بھی میں گدا ہوں
جہانوں میں میرے بھرم دیکھتے ہیں

علیؔ کا وہ گھر ہے جہاں پہ نقیؔ ہم
محمد کا پھر سے جنم دیکھتے ہیں

## ننھے کے میدان میں ہر ظلم کو برباد کیا

رن میں بےشیر نے حملہ نیا ایجاد کیا

شاہ یہ کہتے تھے کمسن ہیں ابھی آپ مگر
آپ نے حملہ ہے بڑا اصغرِ ناشاد کیا

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



آکے بن تیر و تبر گردنیں سب کی کاٹیں
یعنی بہشیرہ نے ہ شبر کو بیعت یاد کیا

طوق اور بیڑیاں، زنجیر پہن کر، اصغرؑ
آپ کے بھائی نے اسلام کو آزاد کیا

لیکے اک تیرِ ستم اپنے گلے پر ہنس کر
ایک کمسن نے بنِ سعد کو برباد کیا

ہوکے قربان رہِ شاہ میں اصغرؑ نے      نقی
حیدرؑ و فاطمہؑ زہرؑ کو بہت شاد کیا

مرتضیٰ کی جان ہیں مولا نقی
یوں مِرا ایمان ہیں مولا نقی

دیکھ لو قرآں یاں کو دیکھ لو
ناطقی قرآن ہیں مولا نقی

معجزہ دربار میں دکھلا دیا
مجتبیٰ کی شان ہیں مولا نقی

جس میں سب قرآں سمٹ کر آگئے
آپ وہ قرآن ہیں مولا نقی

جو کبھی گنوا نہیں سکتا ہوں میں
آپ کے احسان ہیں مولا نقی

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



ہے کنویں میں بیٹا، یہ ہیں سجدہ ریز
شکر کی پہچان ہیں مولا نقیؑ

اے خدا تو ہی نقیؑ کو کر عطا
مدح کا عنوان ہیں مولا نقیؑ

## نبیﷺ کا حسنِ جوانی ہیں جعفرِ صادقؑ

نبیﷺ کی یاد دہانی ہیں جعفرِ صادقؑ

ہو جان یا کہ ہو سانسیں یا زندگی ہو مرِی
سب آپ پر ہی لٹانی ہیں جعفرِ صادقؑ

ثنائیں ہم کو وہاں آپ کی بھی کرنی ہیں
جہاں پہ نعتیں سنانی ہیں جعفرِ صادقؑ

ہزاروں لوگ مسلمان کئے ہیں مولاؑ نے
رسولﷺ آپ کا ثانی ہیں جعفرِ صادقؑ

ہوا ہے آج کے دن آپؑ اور نبیﷺ کا ظہور
یہ راتیں کتنی سہانی ہیں جعفرِ صادقؑ

نقیؑ، سلونی کا دعویٰ بتا رہا ہے یہی
خدا کے دین کے بانی ہیں جعفرِ صادقؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی



# شیرِ خداؑ کی منقبت جب بھی کہیں پڑھی گئی

عرش پہ بھی وہ منقبت حشر تلک سنی گئی

روشنی آفتاب کی آتی رہی جہان میں
اور علیؑ کے نور کی شمس کو روشنی گئی

آنہ پہ مرتضیٰؑ کے در جو بنا جدار میں
اس کو چھپانے کے لیے سعی ہمیشہ کی گئی

آیا جو مشکلوں میں دین یہ بھی ہے سیرتِ نبیؐ
نامِ علیؑ پکارکے نادِ علیؑ پڑھی گئی

اتنا کیا رسولؐ نے ذکرِ علیِ مرتضیٰ
دونوں جہاں میں یا علیؑ آواز گونجتی گئی

جذبۂ عشقِ مرتضیٰؑ ، میثمؑ سے سیکھو کیسا ہو
ہیں سرِ دار وہ مگر مدحِ علیؑ پڑھی گئی

کی نہیں جب تلک علیؑ والوں نے مدحِ مرتضیٰ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی



تب علیؑ والوں سے سانس تلک نہ
لی گئی

وارثِ زینِ عباؑ ہیں باقرؑ

حافظِ دینِ خدا ہیں باقرؑ

داستاں کرب و بلا کی دیکھو
شاہدِ کرب و بلا ہیں باقرؑ

جیسے حیدرؑ کی دعا ہیں عباسؑ
ویسے عابدؑ کی دعا ہیں باقرؑ

ہیں علیؑ باپ، محمدؐ بیٹا
ایسی عابدؑ پہ عطا ہیں باقرؑ

جتنے القاب ہیں، بتلاتے ہیں
علم میں سب سے سوا ہیں باقرؑ

آپ پہ آپ کے اجداد بھی
میری سب سانسیں فدا ہیں باقرؑ
ان کے ہی دم سے ہیں یہ دونوں جہاں
یعنی خالق کی رضا ہیں باقرؑ

ان گنت لوگوں کو لائے حق پر
دینِ احمدؐ کی بقا ہیں باقرؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی



میں بھلا کیسے بھٹک جاؤں نقی
جب مِرے راہنما ہیں باقرؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی



کرلیں ی□ دونوں ج□اں جتن□ بھی مل کر سجد□
پھر بھی □وں گ□ ن□یں عابد□ کے برابر سجد□

ش□□□□ ن□ غربت میں کئ□ جو ت□□ِ خنجر سجد□
سار□ سجدوں ک□ بن□ □یں و□ پیمبر سجد□

نام ِ سجاد□ جب آتا □□ تو پڑھت□دیں درود
اسم ِ سجاد□ پ□ □م کرت□ □یں اکثر سجد

تیغ سر پر □□ مگر چ□ر□ □□ کعب□ کی طرف
نزع ک□ وقت بھی کرت□ ر□□ سرور□ سجدے

جو کئ□ جاتا □□ تو بغض ِ علیؑ میں واعظ
لعنتیں کرت□ □یں تجھ پر و□ پلٹ کر سجد□

□اں پسند آئیں خدا کو بھی عبادات اُن کی
کون کر سکتا □□ سجاد□ س□ ب□تر سجد

د□ر میں آت□ □ی عابد□ ن□ کئ□ □وں گے
نقی
جیس□ شبر□ ن□ کئ□ دنیا میں آکر سجدے
مرتب□ ی□ شان و شوکت ک□ عیاں □یں فاطم□□

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



آپ جس کی بیٹی ہیں اس کی بھی ماں ہیں فاطمہؑ

مصطفیٰ جس در پہ آکے روز کرتے ہیں سلام
آپ کے در کے سوا وہ در کہاں ہیں فاطمہؑ

وقتِ مشکل میں بھی تو مشکل کشا ہیں مرتضیٰ
پاسبانِ مصطفیٰ کی پاسباں ہیں فاطمہؑ

ان کو تو امّ ِ ابیہا کا لقب بھی مل گیا
سوچئے کتنی نبی پہ مہرباں ہیں فاطمہؑ

مصطفیٰ و مرتضیٰ و مجتبیٰ اور اک حسینؑ
ان میں چاروں آیتوں کے درمیاں ہیں فاطمہؑ

جب پڑھا کوثر کا سورہ تب ہوا معلوم یہ
آپ کی عظمت تو قرآں میں نہاں ہیں فاطمہؑ

کوئی حیدر کے علاوہ ہو نہیں سکتار ہو
اے نقی جن کی جہاں میں مدح خواں ہیں فاطمہؑ

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



# لبوں پر تیرے مدحت ہے؟ نہیں تو

تو منبر کی اجازت ہے؟ نہیں تو

پکارا جب سے ہم نے نام ِ حیدر
پھر آئی کوئی آفت ہے؟ نہیں تو

بنا حُبِّ علی ہے دونوں جہاں میں
جناں جانے کی حسرت ہے؟ نہیں تو

حسین ابن ِ علی کو قتل کرکے
یزیدوں کی حکومت ہے؟ نہیں تو

علی ہے کے ہے بن علی کی آل کے بن
"جئے جانے کی ہمّت ہے؟ نہیں تو"

وہ دستر خوان پر مولا حسن کے
کہیں تھوڑی بھی قلّت ہے؟ نہیں تو
اُنھیں اصغر نے ہرا دیں گے ہنسی سے
تو تیغوں کی ضرورت ہے؟ نہیں تو

اگر اس میں نہیں ہو مدح ِ حیدر
یہ دنیا خوبصورت ہے؟ نہیں تو

نبی کو چھوڑ کر جنگوں سے بھاگے

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



یہ کوئی کارِ نصرت ہے؟ نہیں تو

اندھیرا قید خانہ اور سجدہ
کہیں عابد سی ہمّت ہے؟ نہیں تو

جلاتے ہیں درِ زہرا مسلمان
نبی سے کیا یہ الفت ہے؟ نہیں تو

نقی احساس نہیں گر فاطمہ کا
تو پھر کیا تیری محنت ہے؟ نہیں تو

یوں آج کہتا ہے سب کو خدا مبارک ہو
کہ آج خوش ہوئے زین العباءؑ مبارک ہو

جو لائے حضرتِ مختار حرملا کا سر
تو بولے ابنِ شہہِ کربلاؑ مبارک ہو

ہے تاج پوشیِ مہدی کہا کسی نے یہ
جب
زباں سے نکلا ہے بےساختہ مبارک ہو

غمِ حسینؑ کے بعد آئی جو نویں تاریخ
غمِ حسینؑ نے خود یہ کہا مبارک ہو

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی



جو تاج پوشیِ مہدی ہوئی تو بولیں بتول
اک اور لعل ہے مولا بنا مبارک ہو

ہے دن حسینِ بہت آج کا نقوی
قصیدہ آج بھی تم نے پڑھا مبارک ہو

تم قرارِ قلبِ زہرا کا قرار
تم سے ماتم دینِ احمد کا وقار

جس جگہ نیّت کا ہو دار و مدار
جشن ہوتا ہے وہیں پر شاندار

کرتا ہوں عون و محمد کی ثنا
خوش رہو زینب کی آتی پکار

لاڈلے زینب کے میری شان ہیں
کہتے ہیں یہ عرش سے دلدل سوار

موت کو بھی خوف ہے خود موت کا
بھیجے ہیں غازی نے اپنے فوجدار

یہ جری ابنِ جری ابنِ جری
وہ فرار ابنِ فرار ابنِ فرار
کررہا ہے آج سجدہ جو کوئی

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



ہے حسینؑ ابنِ علیؑ کا قرضدار

سوچ کر کرنا ثنائے کربلا
یہ عبادت ہے نہیں ہے کاروبار

ہے کرم شبیرؑ کا مجھ پر نقیؔ
میں بھی ہوں شبیرؑ کا مدحت گزار

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی



# مشکلوں میں ر□تا □□ میر□ لبوں پر عسکری

ذکر تیرا کرتا ر□تا □وں میں گھر گھر عسکری

ڈوب کر پانی ک□ اندر جو مرا فرعون تھا
کھیلت□ □یں دیکھ لو پانی ک□ اوپر عسکری

لکھ ر□ا □وتا □وں میں جب آپ کی مدحت تو پھر
دل کو ملتا □□ سکوں میر□ برابر عسکری

د□ر میں جب آپ آ□□ تب نقی□ ن□ ی□ کہا
آگئ□ پھر س□ حسن دنیا میں بن کر عسکری

کون روک□ گا بھلا جنت میں جان□ س□ مجھ□
□□ محبت آپکی اس دل ک□ اندر عسکری

عسکری□ کی شان میں کافی □□ ی□ جملہ نقی
□ر چک□ □یں بار□ویں ر□بر ک□ رہبر عسکری

شاعرِ ا□لبیت
سید محمدنقی نقوی



# نعتِ نبیؐ پڑھوں کہ میں قرآن عسکری

دونوں میں آپ ہی کی تو ہے شان عسکری

قرآں سمجھنا ہوگیا آسان اب بہت
کونین میں ہیں وارثِ قرآن عسکری

روضہ ہو آپ کا مِری آنکھوں کے سامنے
ہوجائیں گے قبول سب ارمان عسکری

آغوش میں امام نقی کی وہ آگئے
بن کر حسن کی دہر میں پہچان عسکری

دربان اپنے در کا بنادیجئے امام
یہ کیجئے فقیر پہ احسان عسکری

وارث ہیں آپ احمدِ مرسل کے یا امام
کتنی بلند آپ کی ہے شان عسکری
کتنے کئے ہیں ظالموں نے ظلم آپ پر
گھر آپ کا تھا آپ کا زندان عسکری

ہوجائیں خوش نقیؔ سے امام اور پنجتن

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی





زباں کریں مجھے ایسی عطا علی اکبرؑ
کہ آپ کی کروں میں بھی ثنا علی اکبرؑ

ہے پالا شاہ نے قاسم کو اپنی گود میں اور
حسینؑ کی گود میں تو پلا علی اکبرؑ

شجاعتیں تیری حیدرؑ سے ملتی ہیں لیکن
نبیؐ سے حُسن ملتا تِرا علی اکبرؑ

جو دیکھا رن میں تو کہنے لگے یہ سب شامی
کبھی رسولؐ کبھی مرتضیٰؑ علی اکبرؑ

جو دیکھا آپ کو کہتے ہیں رشک سے یوسفؑ
کہ حُسن میرا بھی ہو آپ سا علی اکبرؑ

ہے چہرا ہوبہو میرے رسولؐ کے جیسا
فقط یہ مرتبہ ہے تجھ کو ملا علی اکبرؑ

علیؑ نے دے کہ دعا سب عطا کیا نقیؔ
قصیدہ لکھنا تھا عنوان تھا علی اکبرؑ

کیا کام عجب کر گیا پیغام حسینؑ کا
لیتے ہیں عدو خوف سے سب نام حسینؑ کا

چلتے ہیں فقط ایک ہی آواز پہ سب لوگ
لگتا ہے کہ نوکر ہیں یہ کل شام حسینؑ کا

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



دنیا میں فقط اس ہی کو مل پائے گی جنّت
ہونٹوں پہ رہا جس کے سدا نام حسنؑ کا

ہاتھوں میں قلم تھام کے تحریرِ لکھی ہے
دشمن کو فنا کر گیا پیغام حسنؑ کا

ہر ایک ہلاکت سے اگر بچنا ہے تم کو
تو تھام فقط دامنِ اسلام حسنؑ کا

تاریکیاں رخصت ہوئیں پھر آیا سویرا
میں نے جو لیا نام سرِ شام حسنؑ کا
جنت سے سرِ حشر نہیں ہوگا وہ محروم
وہ شخص جسکے دل میں ہے گلفام حسنؑ کا

زہرا کی نقی یوں میں سناتا ہوں ثنائیں
ملتا ہے شب و روز جو انعام حسنؑ کا

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی



# مولا حسنؑ کا صدقہ جو جاں بدن میں ہے

خوشبو حسنؑ کے عشق کی بکھری چمن میں ہے

تم چاہتے ہو روکنا جو ذکرِ مجتبیٰ
یہ ذکر ہر زباں پہ میرے وطن میں ہے

مجھ کو یقیں ہے پنجتن آئے سننے سب
مدحِ حسنؑ جو اس گھڑی میرے دہن میں ہے

زلفِ نبیؐ پکڑ کے یہ کہتے تھے مجتبیٰ
بس وہ نظامِ حق ہے جو دستِ حسنؑ میں ہے

مدحِ حسنؑ سناؤں میں زہرا کے سامنے
چھایا خیال بس یہی فکر و ذہن میں ہے

ذکرِ حسنؑ سے آلِ محمدؐ کو خوش کرو
شاعر جو اہلِبیت کا اس لگن میں ہے

قاسمؑ کے واسطہ سے دعا جب کروں
نقیؔ
کہتا ہے کوئی مانگ لے جو تیرے من میں ہے

زباں پہ آگیا جس دم تمہارا نام رضا

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



دیا ہے زہرا نے انعام یا امام رضا

تمھارا ذکر زمانہ مٹا نہیں سکتا
خدائے پاک نے تم کو دیا دوام رضا

جو سکّہ آپ نے اپنا چلایا تھا اک دن
رہے گا پاس ہمارے وہ اب مدام رضا

ہر اک وطن میں رہے گی علیؑ علیؑ کی صدا
چلا رہے ہیں جو دنیا کا سب نظام رضا

کسی دوا سے شفا جو نہیں ہے پاتا پھر
شفا ضرور اسے دیتے ہیں امام رضا

دعائے سیدہ ہے پاتے ہیں مومنین وہ سب
تمھارا ذکر جو کرتے ہیں صبح و شام رضا
ہے مانگی ہر گھڑی میں نے یہی دعا ان سے
غلام اپنا بنالیں مجھے امام رضا

تمھارا واسطہ دے کر شروع کرتا ہوں
کیئے جو آپ نے آسان میرے کام رضا

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



جناں تو مجھ پ نقی وگئی اب واجب
لکھا شان میں جب آپ ک کلام رظ

شاعرِ ا لبیت
سید محمدنقی نقوی



حاکمِ شام کو لکھّی تھی جو تحریر حسن

شام میں پوری کی زینب نے وہ تقریر حسن

نام سے آپکو بھائی نے پکارا نہ کبھی
بس امام آپ کو کہتے رہے شبیر حسن

لشکرِ شام پہ تلوار کے بِن حملہ کیا
کربلا میں یوں بنے اصغرِ بےشیر حسن

آپ کے حضرتِ عباس بھی شاگرد رہے
کل جہانوں میں ہے یہ آپ کی توقیر حسن

پہلے دشمن نے جگر کے کئے ٹکڑے تیرے
پھر جنازے پہ تِرے مارے گئے تیر حسن

پھر جو لوٹا تھا جنازہ تِرا گھر کو واپس
دیکھ کر چیخ اٹھیں زینبِ دلگیر حسن

ابنِ زہرا کو نقی، کرکے مسلمان شہید
بھول بیٹھے، کہ یہیں قرآن کی تفسیر حسن

دیکھو بالکل ہے یہ مرتضیٰ قاسم
حق ادا تم نے کردیا قاسم

شام والوں پہ چھا گیا قاسم

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



ایسا ہے عیسیٰ بن گیا قاسم

ہوکے قربان حق کی راہوں پر
شامیوں کو مٹا گیا قاسم

بانٹتا ہے غریب امیروں کو
اتنا تو نے جو دے دیا قاسم

خوش ہوئے مجتبیٰ ولادت پر
تجھ سا بیٹا عطا ہوا قاسم

لکھے اشعار مدحِ قاسم میں
مجھ کو شاعر بنا دیا قاسم

لکھنے بیٹھا نقی تو مولا نے
کام آسان کردیا قاسم

حیدر نے مشکلوں میں بھی تنہا نہیں چھوڑا
میں نے کبھی علی کو بلانا نہیں چھوڑا

خیبر میں آگئے ہیں مدد کو رسول کی
حیدر نے تو نبی کو اکیلا نہیں چھوڑا

بچ کر علی کے وار سے کفار بھاگ اٹھے
دشمن خدا کا کوئی بھی زندہ نہیں چھوڑا

مولا کے ساتھ جائے گا جنت میں بس ولی



جس نے علی کا ساتھ ہمیشہ نہیں چھوڑا

حیدر کی مدح کی تو شاعر بنا دیا
کرنا نقی نے شکر کا سجدہ نہیں چھوڑا

راہِ رب میں سر کٹایا اور لٹایا گھر حسین
آپ نے ایسے بچایا دینِ پیغمبر حسین

مصطفیٰ کی دید کی تھی التجا جن لوگوں کو
دیکھا ہے ان لوگوں نے اب آپ کا اکبر حسین

کرتی ہے شانِ حدیثِ منیت یہ آشکار
تو ہے پیغمبر سے اور تجھ سے ہیں پیغمبر حسین

کس طرح ہوگی جناں میں جانے خواہش مجھے

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



جب عزا خانہ سجا ہے آپ کا گھر پر
حسینؑ

آپ کے در پر زیارت کے لئے آیا ہے جو
یعنی اس نے حج کئے ستّر وہاں جاکر
حسینؑ

چاہئے جو کچھ جسے آجائے ان ہی کے درپہ
وہ
دے گئے بیٹے کسی کو اور کسی کو پر
حسینؑ
تم ہو قرآں کے محافظ حافظِ قرآں
تمہیں
مارتے ہیں ہر طرف سے گھیر کے پتھر
حسینؑ

قتل بھائی ہوگیا خیمے جلے چادر لٹی
ہوگیا برباد کیسے ہائے ہے تیرا گھر حسینؑ

ثانئ زہرا ا پانی جب بھتیجی کو دیا
ڈھونڈنے نکلی سکینہ ہے تربتِ اصغر حسینؑ

بین وہ منظر نقی کیسے کرے گا جس
گھڑی

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



# مرتضیٰ کی بیٹیوں کی چھن گئیں چادر حسنیں



گردن رہِ خدا میں کٹا دی حسینؑ نے
ہمت جہاں کو اپنی دکھا دی حسینؑ نے

مومن شہید ہو کے بھی مرتے نہیں کبھی
آیت سناں پہ آکے سنا دی حسینؑ نے

مٹی میں تو ملا نہ سکا مقصدِ حسینؑ
تجھ کو یزید خاک چٹا دی حسینؑ نے

حاکم بنا جو پھرتا تھا تو اس زمین پر
سب ملکیت تِری وہ مٹا دی حسینؑ نے

اپنا گلا کٹا کے سرِ دشتِ کربلا
توحید کی حیات بڑھا دی حسینؑ نے

اصغرؑ مدد کو آگئے اس دم حسینؑ کی
ھل من کی جس گھڑی تھی صدا دی حسینؑ نے

محشر کی دھوپ دور ہوئی، دنیا میں ہی
نقی
چادر ہمارے سر پہ اڑھا دی حسین نے

انصار ش[illegible] کے کہتے ہیں تم کو سلام ہے

لمحوں میں ہوگئے ہو علیہ السلام ہے

اس واسطے بنے ہیں یہ مہمان شاہ کے

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



کرتے تھے اسمِ فاطمہؑ کا احترام ہے

اٹھیں گے دیکھ کر تمہیں عزت میں سب نبی
بخشا ہے یہ بتولؑ نے تم کو مقام ہے

ہاتھوں کو باندھ کر وہ معافی کو آگئے
بس ایک دن میں چھوڑ کے یوں فوجِ شام ہے

جب تم یہاں پہ آئے تو رومالِ فاطمہؑ
انعام میں یہ دیتے ہیں تم کو امام ، ہے

پانی ابھی نہیں ہے یہاں تم جو آئے ہو
ساقیؑ تمہیں پلائیں گے کوثر کا جام ہے
کیسے منائی جاتی ہے آزادی اصل میں
دنیا کو آپ نے یہ دیا ہے پیام ہے

سب انبیاء کھڑے ہوئے مسند کو چھوڑ کر
جس دم پکارا آپ کا محشر میں نام ہے

عزت حسینؑ دے گئے اتنی ہیں آپ کو
لب پر جہاں کے آپ کا اب ہے کلام ہے

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی



دولت کو جائداد کو، سب چھوڑ کر **نقی**

آکر حسینؑ کے یوں بنے ہیں غلام حر



# ہیں قید میں پر خلق کے مختار ہیں سجاد

مظلومی میں بھی حیدرِ کرار ہیں سجاد

منصب جو امامت کا یہاں صبر میں ورنہ
شبیر پہ جاں دینے کو تیّار ہیں سجاد

جب آپ نے خطبہ دیا تب حشر بپا تھا
خطبات سبھی آپ کے تلوار ہیں سجاد

کی مجلسِ شبیر بپا شام میں جاکر
پہلے شہِ والا کے عزادار ہیں سجاد

جو شام گیا لیکن انہیں کرب و بلا سے
اس قافلے کے قافلہ سالار ہیں سجاد

مولا نے جہانوں میں جو پھیلائی ہدایت
حق بات ہے یہ دیں کے مددگار ہیں سجاد
کہتی ہے عبادت مری زینت ہے انہی سے
سجدے یہ پکارا مرے سردار ہیں سجاد

یہ سن کے گدا اپنا بنا لیجے نقوی کو
پیش آپکی خدمت میں جو اشعار ہیں سجاد

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی





# کس طرح روک دیں ہم لوگ ثنائے علیؑ

ختم ہوتی ہی نہیں دل سے ولائے علیؑ

فاطمہ زہرا نے جب کہ دیا بیٹا اپنا
کون پھر آپ کی عظمت کو گھٹائے علیؑ

پوری دنیا میں ابھرتا ہے وہی شخص فقط
اپنا سر آپ کے در پر جو جھکائے علیؑ

شور میداں میں ہوا آگئے شیرِ خدا
تھامے تلوار جو صفین میں آئے علیؑ

میری تربت پہ میرا اتنا تعارف لکھنا
زاکرِ سبطِ نبی اور گدائے علیؑ

آتے ہیں زیرِ علم ہوتی ہے راحت محسوس
مومنوں پر تِرے پرچم کے ہیں سائے علیؑ
کھینچ کے تیغ سے خط روک دیا ہے لشکر
یہ شجاعت ہے بھلا کس کی سوائے علیؑ

شاہ کی پیاس پہ جب میں نے لکھے شعر نقی



# جام کوثر کا پلانے مجھے آئے عباس



# تو کہاں ڈھونڈتا پھرتا ہے یہ دردر جنت

ہے کہاں مجلسِ شبیرؑ سے بہتر جنت

ہم علیؑ والے ہیں جنت کے نہیں ہیں محتاج
بیچی بہلول نے دنیا کو، بنا کر جنت

# یوں ذکرِ علیؑ کرنے سے آئی خوشبو

کونین کے ہر کونے میں چھائی خوشبو

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



# مدحت میں علی□ کی نی□و
# کیس□ مصروف
# مجلس س□ □□ خود خلد ن□
# پائی خوشبو

شاعرِ ا□لبیت
سید محمدنقی نقوی



آتا ہے مشکلوں میں زباں پر علی علی
اپنے لبوں پہ رہتا ہے اکثر علی علی

سمجھے تھے تم کہ کر کے دھماکے ڈراؤگے
مولا مِرا ہے فاتحِ خیبر علی علی

فرمانِ مصطفیٰ ہے یہی دونوں جہاں میں
میرا وصی ہے میرا برادر علی علی

حسنین کے ہیں بابا یہ غازی کے ہیں پدر
ہم مومنوں کے مونس و یاور علی علی

مدحِ علی کرو کہ ہے فرمانِ مصطفیٰ
پھر لب پہ میرے آئے نہ کیونکر علی علی

مدحت علی کی کیسے بیاں میں کروں
میرے رسول لائے کیا گھر علی علی
جھولے میں چیرا کلّئے اژدر کو جس گھڑی
تب ماں نے نام رکھ دیا حیدر علی علی

خیبر کی جنگ نے ثابت یہ کر دیا
کہتے ہیں مشکلوں میں پیمبر علی علی

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی





روانہ نہر سے جب شہ کے جاں نثار ہوئے

تو چاروں سمت سے عباس پہ سیں وار ہوئے

لگا جو گرزِ گراں آ کے سر پہ غازی کے
ندا حسین کو دی آقا ہم نثار ہوئے

دبا کے دانتوں میں مشکیزہ پھر بھی بڑھتے رہے
پہ حملے تیر کے غازی پہ بار بار ہوئے

علی کا شیر تھا خیموں کی سمت جانے لگا
ہوئے ہیں بازو قلم تیغ کے جو وار ہوئے

چھدی جو مشکِ سکینہ تو رو دیئے سقأ
بہا جو پانی تو عباس اشک بار ہوئے

ہوا تھا آنکھ میں پیوست تیر غازی کے
تو اس گھڑی شہِ مظلوم بےقرار ہوئے

نقی حرم میں قیامت تھی جب علم آیا
حرم سکینہ کے نالوں سے سوگوار ہوئے

اس پہ تو مہربان ہیں اکبر
کہ نقی مدح خوان ہیں اکبر

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



وہ وطن میں سنی ہے صغریٰ نے
تم نے دی جو اذان ہے اکبر

اذن تجھ کو حسین دیں کیسے
تو تو زینب کی جان ہے اکبر

نورِ شبیہہ کا گیا تِر غم میں
تو شبیہِ دیں کا مان ہے اکبر

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



لیٹے لیٹے جو کیا وار علی اصغرؑ نے
ظلم کو کردیا مردار علی اصغرؑ نے

نامِ سقائے سکینہؑ جو لگاتے ہیں سبیل
ایسے بچوں سے کیا پیار علی اصغرؑ نے

حرملا وقت کے مرحب کی طرح مار دیا
وارثِ حیدرِ کرار علی اصغرؑ نے

اشقیا رونے لگے پھیر کے اپنا چہرا
مسکرا کر یوں کیا وار علی اصغرؑ نے

خشک ہونٹوں پہ زباں سوکھی پھرا کر رن میں
تیر و خنجر کئے بیکار علی اصغرؑ نے

مدح خوانی کیلئے تجھ کو نقی بخشے ہیں
لیکے عباس سے اشعار علی اصغرؑ نے
خلدِ بریں کی ایسے کمائی حبیبؑ نے
دوبار شہ پہ جان لٹائی حبیبؑ نے

دنیا میں منزلت وہ کوئی پا نہیں سکا
جو منزلت حسینؑ سے پائی حبیبؑ نے

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی



میثم ہے علیؑ کی شان سناتے ہیں ہر جگہ
اور مدحتِ حسینؑ ہے سنائی حبیبؑ نے

اللّٰہ کے حبیبؐ سے پائی داد یوں
خاکِ حسینؑ سر سے لگائی حبیبؑ نے

جنگِ حبیبؑ دیکھ کے مہدیؑ نے یہ کہا
بننا ہے اب تو میرا سپاہی حبیبؑ نے

شہزادے نے حبیبؑ کو خط سے بلالیا
عزّت زیادہ سب سے ہے پائی حبیبؑ نے

موسم پھر آگیا ہے سہانا غدیر کا
لکھنے لگا ہوں پھر سے قصیدہ غدیر کا

بھائی نبیؐ کا بن گیا مولا غدیر کا
ہوگا جہان بھر میں یہ چرچا غدیر کا

حیدر ہیں مولا بن گئے نظروں کے سامنے
یہ کیسے سہہ رہا ہے وہ بکرا غدیر کا

پہلے مباہلے میں اٹھایا حسنؑ کو
ہوگا بلند ہاتھوں پہ مولا غدیر کا

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی



چہرے دکھے بنے ہوئے لوگوں کے کچھ مجھے
منظر جو میں نے غور سے دیکھا غدیر کا

مجھ کو مقصرین کی پہچان ہوگئی
میں نے لگایا جب سے یہ نعرہ غدیر کا
اہلِ سقیفہ چہرے چھپانے لگے تمام
میں نے کبھی جو واقعہ چھیڑا غدیر کا

اس نے مقصروں کو جلایا ہے اس گھڑی
منظر نقی کو یاد جب آیا غدیر کا



# آج احمدؐ کے لبوں پر کیا حسین اعلان ہے

بن گئے مولا علی ہے اللہ کا احسان

ہے تمازت شمس کی اور ہے تپش اعلان میں
اور یہ بھی دیکھئے تپتا ہوا میدان ہے

بھاگنا تھی جن کی عادت بھاگتے وہ کس طرح
ان کے پالاں سے بنا جو منبرِ پالان ہے

حکمِ خالق سے علیِ مرتضیٰ مولا بنے
جو انہیں مولا نہ سمجھیں اصل میں شیطان ہے

آو سب دنیا کے بندوں اس غدیری راہ پر
خلد کا رستہ یہاں سے تو بہت آسان ہے

ہے علی دنیا کا مولا اور بھائی مِرا
دو جہاں میں یہ رسولِ کبریا کا فرمان ہے

منقبت لکھتے جو رہتے ہو علی کی شان میں
جان لو تم اے نقی، مہدی کا یہ احسان ہے

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی